© rasailojaraid.com

حضرت شاہ ولی اللہ دہلوی کے گمنام خلیفہ

حافظ عبدالنبی

مسعود انور علوی (ایم، اے علیگ)

حضرت شاہ ولی محدث دہلویؒ کے سرمایۂ غیبی میں یہ نامور اور گمنام شخصیت بھی تھی جو آپ کے علمی و روحانی کمالات کا پرتوِ کامل تھی۔ ناظرین خیال فرمائیں گے کہ میں نے دو متضاد الفاظ استعمال کیے ہیں۔ نامور اس وجہ سے کہ اُس سابقہ دور میں آپ کے منتخب و مشہور خلفا میں شمار ہوتے تھے اور گمنام اس وجہ سے کہ عصرِ حاضر میں مورخین ان کے نام سے بھی بے خبر ہیں۔ ناظرین کی دلچسپی کے لیے شیخ محمد عاشق پھلتیؒ کی شہرۂ آفاق تالیف القول الجلی سے ان کا حال مقتبس کر کے پیش کرنے کی سعادت حاصل کر رہا ہوں جس کے لیے حضرت صاحبِ سجادہ خانقاہ کاظمیہ کاکوری مدظلہ، ان کے برادر گرامی نیز ان کے فاضل اجل ابن الاخ مولانا شاہ تقی انور صاحب قبلہ کا از حد ممنون ہوں۔

آپ بھی شاہ صاحب کی بزمِ عرفان کی روشن قندیل تھے۔ تحقیق کے باوجود یہ پتہ نہیں چلتا کہ کہاں کے باشندے تھے اور کس سن میں دہلی آکر سکونت اختیار کی۔ اصل نام عبدالنبی تھا لیکن مرشد برحق کے حضور سے عبدالرحمٰن کے لقب سے ملقب ہوئے۔ حالات سے اندازہ ہوتا ہے کہ مرشد کامل کی خدمت میں حاضری سے بیشتر بیعت وغیرہ سے کوئی تعلق نہ تھا اور نہ اس قسم کی باتوں کا کوئی ذوق تھا۔ مرشد برحق کی زیارت اور بعد کو خدمت حضوری نے

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

کایا پلٹ دی جوان کی بیعت کے مندرجہ ذیل واقعہ سے ظاہر ہے۔

حضرت شاہ صاحب قدس سرہٗ کے حلقۂ تلامذہ میں ایک طالب علم سید محمد خاں سندھی تھے جو آپ کے دوست تھے۔ آپ اس وقت تک حضرت شاہ صاحب سے واقف بھی نہ تھے۔ ایک روز سید محمد خاں سے حافظ صاحب مذکور کی ملاقات ہوئی دوران گفتگو انھوں نے آپ سے اپنے استاد مکرم کی شخصیت کا ذکر کیا، بہت تعریف کی اور کہا مجھے تو ایسا لگتاہے کہ آپ صاحب باطن وولی کامل ہیں۔ اکثر اوقات میرا جی چاہتا ہے کہ آپ سے بیعت ہوجاؤں۔ انھوں نے جواب دیا کہ بھائی ذرا سوچ سمجھ کر قدم اٹھانا یہ شاہجہاں آباد ہے یہاں ایسے ایسے مشائخ بہت پڑے ہیں ایسا نہ ہو کسی نااہل کے پلّہ پڑجاؤ جو بعد میں حسرت وندامت ہو۔ چند روز بعد پھر دوبارہ دونوں کی ملاقات ہوئی۔ سید صاحب موصوف نے پھر وہی پچھلی بات دہرائی اور انھوں نے پھر انھیں سابقہ الفاظ میں تنبیہ کی بہرحال سید صاحب اپنی بات پر مصر رہے جب انھوں نے دیکھا کہ وہ کسی صورت سے نہیں مانتے ہیں تو مجبور ہوکر کہہ دیا کہ تم کو اختیار ہے سمجھانا میرا کام تھا میں نے تمہیں سمجھا دیا اب تم جانو اور تمہارا کام۔ غرضکہ سید محمد خاں کے دل میں شاہ صاحبؒ سے عقیدت ومحبت بڑھتی گئی اور بالآخر وہ بیعت ہوگئے۔ بیعت کے بعد ایک روز حافظ عبدالنبی صاحب سے ملنے آئے دوران گفتگو اپنی بیعت کا تذکرہ کیا اور کہا "جس کی مجھے تلاش تھی وہ مجھے مل گیا۔ ع۔

عاقبت جوئندہ یابندہ بود۔ ادھر سید صاحب نے موصوف سے اپنی بیعت کا حال بتایا ادھر ان کے دل میں حضرت اقدس سے ملنے کی خواہش کروٹیں لینے لگی۔ اور سید محمد صاحب سے کہا مجھے بھی کسی روز اپنے ہمراہ ان کی خدمت میں لے چلو چنانچہ ایک روز وہ ان کو ساتھ لے کر خدمتِ اقدس میں حاضری کے لیے روانہ ہوئے۔ شرف باریابی حاصل ہوا، نظر ملتے ہی سارے حجابات اٹھ گئے۔ خَلَقَ آدم علی صورتہٖ کا مشاہدہ ہوا۔ یُحِبُّھُمْ وَیُحِبُّوْنَہٗ کا اقرار ہوا۔ حقیقت بے نقاب ہوکر جلوہ گر ہوگئی۔ اسی وقت بیعت کے آرزومند ہوئے

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

حضرت نے تامل فرمایا اور ان کی سابقہ گفتگو (جو سید محمد خاں سے ہوئی تھی) پر از راہ کشف مطلع ہوکر بعینہٖ وہی الفاظ دہرا دیے کہ بھائی یہ شاہجہاں آباد ہے ذرا سوچ سمجھ کر قدم اٹھانا کسی نااہل کے ہاتھ میں ہاتھ نہ دینا جو عمر بھر افسوس کرنا پڑے[۱] حضرت کا یہ فرمانا تھا کہ آپ تڑپ اٹھے، دل پر چوٹ لگی بے قرار و مضطرب ہو گئے۔ حضرت اقدس کی روشن ضمیری کا یقین ہوگیا۔ اب مزید کسی شک وشبہ کی گنجائش نہ رہی۔ صبر رخصت ہو گیا، دل ہاتھ سے جاتا رہا۔ بہ الحاح وزاری نیز سید صاحب موصوف کی پرزور سفارش پر حلقۂ غلامی میں داخلہ کی استدعا کی۔ آپؒ نے ان کی بے قراری ملاحظہ فرماتے ہوئے مرید کر لیا اور اذکار و اشغال معمولہ کی تلقین کی۔ اب ان کی زندگی کا ایک نیا دور شروع ہوا۔ اوقات کو منضبط کیا۔ عبادت کے شایق ہوئے اور حضرت اقدس کے حلقۂ تلامذہ میں داخل ہو گئے۔ صحاح ستہ حضرت اقدس سے پڑھیں اور اسرار باطنی خوب اخذ کیے چونکہ فطرتاً ان علوم سے لگاؤ تھا لہٰذا تھوڑے ہی عرصہ میں کمال کی بلندیوں کو چھونے لگے۔ عیال دار ہونے کے باوجود سب کچھ چھوڑ چھاڑ اپنے کو ہمہ تن مرشد برحق کی خدمت کے لیے وقف کر دیا۔ رفتہ رفتہ فنا فی الشیخی کے اعلیٰ مرتبہ پر فائز اور مرشد کامل کے اسرار و معارف کا نمونہ ہو گئے۔ مرشد کامل کے قلم اعجاز رقم سے ان الفاظ میں تعریف و تحسین ہوئی۔

اگر بہ جانب حافظ عبدالرحمٰن ملاحظہ می افتد گویا یک روئی و یک جہتی و فنا در یک دیگر بصورت ایشاں متمثل شدہ[۲]

اگر حافظ عبدالرحمٰن کی طرف نگاہ اٹھتی ہے تو ایسا معلوم ہوتا ہے کہ یکرنگی ویکجہتی و فنا باہم ان کی صورت میں متمثل ہیں۔

مرشد برحق نے اپنے دست مبارک سے جو مثال ان کے لیے تحریر فرمائی اس سے ان کی شخصیت پر روشنی پڑ رہی ہے۔

ان اللہ تبارک وتعالیٰ الطافا خفیۃ بعبادہ فی بواطنھم بغیرا دراکھا

اللہ تعالیٰ کے ایسے پوشیدہ لطف واکرام اپنے بندوں کے لیے ہیں جن کا وہ ادراک بھی

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

ونعما هنية فيما بينه وبينهم من
جهة جذبهم اليه بدقة فهم
معانيها ومن تلك الالطاف
الحقيقة والنعم الهنية في حق
احبنا في الله الصالح المفلح المعمور
بالطاعات اوقاته المغمور في بحار
الحسنات انفاسه الحافظ عبد الرحمن
بن حافظ نظام الدين التنوى نزيل
دلی بلدة اقامها احسن الله اليه
في الدنيا والعقبى واجزل عليه نعمه
في الاولى والاخرى ان ساقه الى
والهم طلب الطريقة الخاصية
الصوفية منى ..... وتحمل الشدائد
في طي خصبها وفقرها ووقف الاهتمام
بالمراقبات والتوجهات وكشف
عليه التوحيد ومنح النسب
المعتبرة عند القوم نسبة الاحسان
والنسبة الاُويسية ونسبة التوحيد
ونسبة العشق وعامله باشياء
من خرق العوائد واذاقه حلاوة
المناجات ورزق اللذة في اصناف

نہیں کر پاتے۔ اور اس کے اور ان کے درمیان
ایسی نعمتیں ہیں جو جس قدر ان کی سمجھ میں آتی جاتی
ہیں اسی قدر وہ اللہ کی طرف کھنچتے جاتے ہیں
انھیں حقیقی لطف و اکرام اور مسرت خیز نعمتوں میں
سے ایک یہ بھی تھی کہ اس کی مخلوق میں سے میرے
محبوب، صالح و کامران اپنے اوقات منضبط
پر عمل پیرا۔ سر تا پا نیکیوں اور خصائل حمیدہ سے
متصف حافظ عبد الرحمن بن حافظ نظام الدین
تنوی ساکن دہلی اللہ انھیں فلاح دارین عطا
فرمائے اور دنیوی و اخروی نعمتوں سے سرفراز
فرمائے میرے پاس آئے (اللہ نے میرے پاس
انھیں بھیجا) مجھ سے صوفیہ کے خاص طریقہ کی
اجازت حاصل کی ....
اس طریقہ کے سیکھنے میں جو مصائب و سختیاں
ہیں وہ برداشت کیں۔ اللہ نے ان کو مراقبات
و توجہات کی توفیق عطا کی۔ ان پر توحید منکشف
کی۔ اور نسبت احسان، نسبت اویسیہ..
...... نسبت توحید اور نسبت عشق جیسی
نسبتیں جو عند القوم معتبر ہیں عطا کیں انھیں
خلاف عادت چیزوں کا عامل بنایا (صاحب
کرامت کیا) مناجات کی چاشنی اور تمام

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

العبادات واطلع علی شیئ من خواص الاسماء والآیات وسلامة صدرہ من الغل والحسد وقلة میلہ الی الحرص وطول الامل وقوة صبرہ فی الشدائد والامراض وعدم حساسہ لتلک الآلام عند اشتغالہ بالعبادات الی کثیر من الطاف اللہ یطول بیانہا لعسر تعدادہا

قسم کی عبادتوں کی لذتیں بخشیں ..... انھیں اسماء و آیات کے خواص سے مطلع فرمایا .... ان کے سینہ کو کجی، حسد، لالچ، اور طول امل سے محفوظ رکھا۔ شدائد و امراض پر صبر کی قوت عطا کی اور بوقت عبادت بوجہ ان میں خشوع و خضوع ان مصائب کے احساس کو بھی ختم کر دیا۔ اس کے علاوہ ان پر اور بھی انعامات ہیں جن کا بیان طول عمل ہے۔

آپ کی عظمت و بزرگی کا اندازہ حضرت اقدس کے خلیفہ اعظم حضرت شاہ محمد عاشق رح کے ان الفاظ سے کیا جاسکتا ہے۔ وہ لکھتے ہیں۔

زبدۂ اصحاب فضائل و عرفاں، خلاصہ ارباب ذوق و وجدان حافظ عبد النبی المخاطب بہ حافظ عبد الرحمٰن کہ از خلفائے معتبرین حضرت ایشاں اند۔ ہمیشہ منظور نظر و شب و روز مورد توجہات حضرت اند

اصحاب فضائل و عرفاں کے نچوڑ، صاحبان ذوق و وجدان کے خلاصہ حافظ عبد النبی مخاطب بہ حافظ عبد الرحمٰن حضرت اقدس کے معتبرین خلفا میں سے ہیں۔ سدا آپ کے منظور نظر اور دن رات توجہات کے مورد ہیں۔

دعوتِ اسماء و خواص آیات و تاثیرات اعمال میں مرشد حقیقی کی اعانت اور نگرانی میں ریاضات و مجاہدات شاقہ کے بعد ایسا ملکہ و قدرت حاصل کی کہ مرشد برحق نے آپ کے اس خصوصی کمال کو دیکھ کر اپنے مریدین و منتسبین کے انجاح حاجات و مطالب کی خدمت آپ کو ہی تفویض فرما دی۔ حضرت شاہ محمد عاشق پھلتی رقم طراز ہیں۔

ہر کہ از حضرت اقدس مدظلہٗ استفاضہ

حضرت اقدس مدظلہٗ سے بیماریوں وغیرہ

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

شفا از علل و امراض می نماید بہ تعویذ و دعا بہ ایشاں حوالہ می نمایند۔ گویا افاضۂ ایں قسم برکات را بمنزلۂ جارحۂ حضرت اقدس اند۔ ؎

کے سلسلہ میں جو بھی شفایابی کے لیے عرض پرداز ہوتا ہے تو خود بہ دولت بجائے تعویذ دینے کے اسے موصوف کے حوالہ کردیتے ہیں گویا اس قسم کی برکات کے افاضہ میں وہ آپ کے اعضاء کے مثل ہیں۔

بعدازاں آپ کے حالات میں تحریر فرماتے ہیں:

"ان کا وجود شریف صرف ملکی ہے جو لباس بشری میں مجسم ہے ان کے تمام معارف درحقیقت حضرت اقدس ہی کے معارف ہیں جنھوں نے ان کے آئینہ باطن پر بغایت صفا و جلا اپنا پرتو ڈالا ہے ان کے حال پر نظر کرنا حضرت اقدس کے کمالِ تصرف پر اندیا بیان کا باعث ہے۔ ؎

آپ کے واقعات، مشاہدات ومکاشفات بہت ہیں جن میں سے چند ذیل میں تحریر کیے جاتے ہیں۔ گوکہ آپ نے اپنے واردات ومکاشفات ایک علیحدہ رسالہ میں بھی قلمبند کیے ہیں۔ جیساکہ مؤلف قول الجلی تحریر فرماتے ہیں کہ" واقعات ولایت آیات وکلمات اسرار سمات ایشاں بسیار اند کہ بجایگاہ خود رقم خامہ معارف شمامہ شاں شدند۔ ؎

حضرت حافظ صاحب موصوف فرماتے ہیں کہ:

یک بار در واقعہ دیدم کہ درمقامے کہ مزار پرُانوار حضرت خواجہ قطب الدین است قدس سرہٗ حاضرم ودر گوشہ ایں بیت می خوانم ؎ یا حبیبَ الالٰہ خُذْ بیدی۔ مالعجزی سواک مستندی والتجا بجناب حضرت رسالت علی صاحبہا الصلوٰت والتسلیمات

ایک بار میں نے واقعہ میں دیکھا کہ حضرت قطب الدین بختیار کاکی قدس سرہٗ کے مزار اقدس کے ایک گوشہ میں بیٹھا ہوا یہ شعر یا حبیب الالٰہ (یعنی اے محبوب خدا میری دستگیری کیجیے آپ کے سوا میرا ملجا وماوی کوئی نہیں ہے) گنگنا رہا ہوں اور اس کے وسیلہ سے بارگاہ رسالت صلی اللہ علیہ وسلم

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

می کنم و حضرت خواجہ در مکانے کہ قبر شریف ست بر سریرے نشستہ اند پس ایشاں را از استماع ایں کلمات وجد در گرفت و رقص کردند چنانچہ سریر ہم بر رقص آمد و بندہ بجائے کہ بود مشغولی داشت و بہ ہیچ چیز التفات نمی کرد تا آنکہ حضرت خواجہ از سریر فرود آمدہ و بالتفات و مہربانی تمام بہ سوئے بندہ متوجہ شدند و دستار مبارک از سر خود فرود آوردہ بر سر بندہ نہادند۔ بہ مجرد آں حالت من متغیر شد و تمامے نسبت و برکات ایشاں درماں سرایت و نفوذ نمود۔ ۵۸

میں عرض پرداز ہوں اور حضرت خواجہ اپنے مزار مبارک کی جگہ ایک چارپائی پر تشریف فرما ہیں آپ پر یہ سننے سے وجد طاری ہو گیا اور رقص فرمانے لگے حتیٰ کہ وہ چارپائی بھی رقص کرنے لگی، میں بدستور اپنی اسی نغمہ سرائی میں محو تھا اور کسی چیز کی طرف التفات نہ تھا یہاں تک کہ حضرت خواجہ چارپائی سے نیچے اترے اور بہ کمال عنایت مجھ غلام کی طرف متوجہ ہوئے اور دستار مبارک اپنے سر سے اتار کر میرے سر پر رکھی اس کا رکھنا تھا کہ میری حالت متغیر ہو گئی اور آپ کی نسبت و برکات مجھ میں سرایت کر گئیں۔

نیز موصوف نے تحریر فرمایا کہ ۱۱۴۲ھ میں جب مرشد حقیقی نے رمضان المبارک کے اخیر عشرہ میں اعتکاف فرمایا تو خواجہ محمد امین کشمیری آپ کے شرف مجاورت سے مشرف ہوئے۔ لیکن مجھے بعض مجبوریوں کے سبب یہ سعادت میسر نہ آئی تو حد درجہ افسوس ہوا۔ رات کے وقت واقعہ میں دیکھا کہ مسجد درون پر ایک قنات کھڑی کی گئی ہے اور اس کے اندر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تشریف فرما ہیں۔ چند اور لوگ بھی مسجد میں موجود ہیں اور ایسا معلوم ہوتا ہے کہ درد و شوق کی مجلس سجی ہوئی ہے جس میں شوق انگیز کلمات بیان ہو رہے ہیں اور اس شوق کی کیفیت نے پورے بقعہ کا احاطہ کر لیا ہے۔ حضرت شیخ ابو الرضا محمد (مرشد برحق کے عم محترم) آنحضرتؐ کے سامنے حاضر ہیں اور آپؐ کے جذب صحبت سے بتاثیر بلیغ متاثر ہیں۔ اسی اثنا میں ان کی ایک گریہ آمیز چیخ نکلی اور میں قناعت کے باہر یہ حسرت لیے

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

کھڑا ہوں کہ کاشش میں بھی اندر ہوتا - اچانک دیکھا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم میرے اندر ظاہر ہوئے اور مجھ میں سما گئے - اس کیفیت کا طاری ہونا تھا کہ عالم دگرگوں ہو گیا اور وہ اضطراب مبدل بہ راحت وسرور ہو گیا۔[۹]

حافظ صاحب موصوف نے یہ بھی تحریر فرمایا کہ میں نے ایک واقعہ میں دیکھا کہ حضرت مرشد حقیقی مدظلہٗ مسجد شریف کی محراب کے متصل تشریف فرما ہیں اور یہ غلام بھی حاضر ہے اتنے میں اس غلام کی طرف متوجہ ہو کر فرمایا ادخلت طریقتنا (کیا تو ہمارے سلسلہ میں داخل ہو چکا ہے) قلت نعم دخلت (میں نے عرض کیا جی ہاں) پھر آپ نے اپنے دست مبارک بیعت کے لیے پھیلائے میں نے فوراً اپنے دونوں ہاتھ آپ کے ہاتھوں میں دے دیے۔ اس وقت میں یہ سمجھ رہا تھا کہ یہ بیعت خصوصی ہے کیونکہ میں پہلے ہی سے آپ کے غلاموں میں شامل ہوں اسی وقت کیا دیکھتا ہوں کہ حضرت خواجہ بزرگ خواجہ نقشبند قدس سرہٗ کی صورت آپ کے سر مبارک پر جلوہ گر ہے اور آپ کی پر اسرار باتوں سے یہ محسوس ہو رہا ہے کہ ایک مغلوبیت کی کیفیت رکھتے ہیں جو آپ کے متغیر حال سے ظاہر ہے وہ حال و کیفیت مجھ پر بھی اثر انداز ہوئے - اسی وقت حضور اپنا دہن مبارک غلام کے منہ پر رکھ کر اخزب اخزب کی تکرار فرمانے لگے آپ کے اس فعل کا مطلب فہم ناقص میں یہ آیا کہ اس صورت کو نیچے لے جاؤ پھر میں نے اس تصرف سے یہ دیکھا کہ وہ صورت رفتہ رفتہ نیچے آرہی ہے اور میں اسے آپ سے جذب کر کے اپنے اندر لا رہا ہوں اور آپ الفاظ فرماتے جاتے ہیں یہاں تک کہ وہ منہ سے داخل ہو کر سینہ تک پہنچ گئی - اس بات کو اگرچہ ایک عرصہ گزر چکا ہے لیکن اب تک اپنے میں اس کا اثر محسوس ہو رہا ہے۔[۱۰] (باقی آئندہ)

حوالہ جات: [۱] القول الجلی واسرار الخفی: ۸۸ - (۲) ص: ۴۵۳ (۳) ص: ۴۵۲ (۴) ص: ۴۵۱ (۵) ص: ۴۵۳ - (۶) ص: ۴۵۲ - (۷) ص: ۴۵۳ - (۸) ص: ۴۵۴ (۹) ص: ۶ - ۴۵۵ - (۱۰) ص: ۴۵۷

© rasailojaraid.com